علمِ استدلال اور جزئیات و دلائل کی روشنی میں اہلِ سنّت و جماعت کے
چالیس ضروری عقائد کا ایک گراں قدر علمی اور دستاویزی مجموعہ

الفرقُ الوجیز بین السُّنّی العزیز و الوهابی الرجیز

یعنی

سُنّی اور وہابی کا فرق

تصنیفِ لطیف
اعلیٰ حضرت مجدّدِ دین و ملت حضور
امام احمد رضا خان محدّث بریلوی قدس سرہٗ

تحقیق و تخریج و تحشیہ
محمد طفیل احمد مصباحی

شعبۂ نشر و اشاعت سُنّی علما تنظیم کٹیہار بہار
زیرِ اہتمام: پیرِ طریقت حضور مولانا الحاج شاہ عبد الواجد نوری دام ظلہ العالی
بانی و سرپرست سُنّی علما تنظیم، کٹیہار، بہار

Butt

دلائل و جزئیات کی روشنی میں اہلِ سنت و جماعت کے چالیس بنیادی
اور ضروری عقائد کا ایک علمی اور دستاویزی مجموعہ

الفرق الوجیز

بین السنّی العزیز والوھابی الرجیز

تصنیف

حضور اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خاں محدث بریلوی قدس سرہ

تحقیق وتخریج وتحشیہ

محمد طفیل احمد مصباحی

ناشر

شعبۂ نشر و اشاعت سنّی علما تنظیم ، کٹیہار، بہار

زیرِ اہتمام:

پیرِ طریقت حضرت مولانا عبد الواجد نوری دام ظلہ العالی

بانی و سرپرست سنی علما تنظیم، کٹیہار، بہار

نام کتاب سنی اور وہابی کا فرق

الفرق الوجیز بین السنّي العزیز والوھابي الرجیز

مصنّف: اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہ

تحقیق و تحشیہ: محمد طفیل احمد مصباحی

پروف ریڈنگ: محمد طفیل احمد مصباحی

کمپوزنگ: پیامی کمپیوٹر گرافکس، مبارک پور 9235647041

طباعت واشاعت: ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ/فروری ۲۰۱۵ء

ناشر: شعبۂ نشر واشاعت، سنی علما تنظیم، کٹیہار، بہار

-ملنے کے پتے-

(۱)..... سنی علما تنظیم، رضا نگر، کٹیہار، بہار

(۲).... محمد طفیل احمد مصباحی، ماہ نامہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

(۳)... حضرت مولانا عبد الواجد نوری، امام بارہ بھائی مسجد،
سِنّار، ضلع ناسک، مہاراشٹر

(۴)... المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

(۵)... نوری کتاب گھر، نزد جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

(۶).... مکتبہ حافظِ ملت، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

کتاب حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں:- 09621219786/09326848537

عقیدہ(۲۵)۔خاتم النبیین کے قطعاً یہی معنیٰ کہ سب انبیا سے پچھلے یعنی ان کی بعثت کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ خود رسول اللہ ﷺ نے خاتم النبیین کے یہی معنیٰ بیان فرمائے اور یہی تمام مسلمانوں کے ذہن واعتقاد میں ہیں اور اس میں حضور اقدس ﷺ کی بڑی اعلیٰ درجہ کی فضیلت ہے۔ جو "اس معنیٰ کو خیالِ عوام بتائے اور ان میں فضیلت نہ مانے اور مقام مدح میں ذکر کے لائق نہ جانے "یقیناً کافر مرتد ہے۔(۱)

---

(۱)۔ **ختمِ نبوت کا ثبوت:**

آیت کریمہ "ماكان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله و خاتم النبيين" کہ محمد (ﷺ) تم میں سے کسی کے باپ نہیں، بلکہ وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

یہ آیت کریمہ ہمارے نبی ﷺ کے "خاتم النبیین" ہونے پر قطعی الثبوت اور واضح الدلالت ہے۔ اس میں کسی تاویل و تخصیص کی گنجائش نہیں۔ قرآن کے علاوہ احادیث طیبہ سے بھی آپ کا "خاتم النبیین" ہونا ثابت ہے۔

بخاری شریف کی حدیث ہے:

"أناخاتم النبين."

(بخاری شریف، کتاب المناقب، حدیث ۳۵ ۳۵، ص:۷۲۰، دار الکتاب العربی، بیروت)

ترجمہ: میں سب سے آخری نبی ہوں۔

مشکوۃ ۲/ ۳۵٤، دار الکتب العلمیہ بیروت میں حدیث نقل کی گئی ہے کہ:

"ختم بی النبیو ن"

یعنی میرے ساتھ نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا گیا۔

ترمذی ومسلم شریف کی حدیث ہے:

"أنا العاقب ليس بعده نبی."

(مسلم شریف، کتاب الفضائل، حدیث:٦١٠٥، دارالکتاب العربی، بیروت/ جامع الترمذی کتاب الاداب، حدیث:۲۸٤۰، دارا حیاء التراث ا لعربی، بیروت.)

ترجمہ: میں سب سے آخر میں آنے والا نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

"انا خاتم النبین و لا فخر."

(جامع الصغیر مع فیض القدیر ۳/ ۵۶،دار الکتب العلمیة، بیروت.)

یعنی میں آخری نبی ہوں، لیکن اس پر فخر نہیں کرتا۔

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"من ادعیٰ نبوة أحد مع نبینا ﷺ أوبعده ....فهو كافر مكذب للنبی ﷺ لأنه أخبر ﷺ أنه خاتم النبین و أخبر عن الله تعالیٰ أنه خاتم النبین......و أجمعت الأمة علی حمل هذا الكلام علی ظاهره وأن مفهوم المراد به ،دون تاویل و تخصیص فلا شك فی كفره."

(کتاب الشفا ۲/ ۲۵۸،برکات رضا،پوربندر، گجرات)

ترجمہ: جو شخص ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ یا آپ کے بعد کسی کی نبوت کا دعویٰ کرے،وہ کافر ہے اور حضور کو جھٹلانے والا ہے۔کیوں کہ خود نبی اکرم ﷺ نے اس بات کی خبر دی ہے کہ "وہ آخری نبی ہیں،آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا"اسی طرح اللہ عزوجل نے اپنی کتاب قرآن میں آپ کے آخری نبی ہونے کا اعلان کیا ہے۔نیز علمائے امت کا اس بات پر اجماع واتفاق ہے کہ آیت کریمہ "وخاتم النبیین" اپنے ظاہری معنیٰ پر محمول ہے،اس میں کسی تاویل وتخصیص کی گنجائش نہیں۔ لہٰذا حضور کو آخری نبی نہ ماننے والا کافر ہے اور اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا۔

یہ تو امام قاضی عیاض اندلسی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ تھا۔اب عہدِ اورنگ زیب عالمگیر کے حنفی علمائے کرام کا متفقہ فیصلہ سماعت فرمائیں کہ حضور ﷺ کو آخری نبی نہ ماننے والا کافر ہے۔

فتاویٰ عالم گیری میں ہے:

"إذا لم یعرف الرجل أن محمدا ﷺ آخر الأنبیاء فلیس بمسلم."

(فتاویٰ عالم گیری ۲/ ۲۶۳، زکریا بك ڈپو، دیوبند)

ترجمہ: جو شخص جناب محمد ﷺ کو آخری نبی نہ مانے وہ کافر ہے، مسلمان نہیں۔

غیر مقلدین کے مذہبی پیشوا تقی الدین ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

"لا بد في الإيمان بأن محمدا رسول الله ﷺ خاتم النبين."

(الفرقان بين أولياء الرحمٰن ، ص:۴۳، مكتبه عصرية ، بيروت)

ترجمہ: اللہ کے رسول محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر ایمان لانا ضروری ہے۔

امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ ارقام فرماتے ہیں:

"إعلم أن الإجماع منعقد على أنه ﷺ خاتم النبين."

(اليواقيت والجواهر ،ص:۲۷۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

ترجمہ: حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے پر علمائے امت کا اجماع ہے۔

نوٹ: اللہ کے رسول ﷺ اور جمہور علمائے امت نے آیت کریمہ "خاتم النبیین" کا معنیٰ "آخری نبی" بتایا ہے۔ لیکن مولوی قاسم نانوتوی پہلا شخص ہے جس نے خاتم النبیین بمعنیٰ آخری نبی کا انکار کیا ہے اور خاتم النبیین سے "آخری نبی" کا معنیٰ مراد لینے کو "عوام کا خیال" بتایا ہے۔

نانوتوی کی پوری عبارت "تحذیر الناس" میں اس طرح ہے:

"سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم (ﷺ) کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابقین کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانہ میں بالذات کوئی فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں و لكن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و خاتم النبيين فرمانا، اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں! اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجیے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔ "(تحذیر الناس، ص:۳، کتب خانہ امدادیہ ، دیوبند)

موضوع کی مناسبت سے یہاں مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی کا ایک اہم اقتباس نقل کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں "بعض علمائے دیوبند کو خان بریلوی (امام احمد رضا خان بریلوی) یہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو "خاتم النبیین" نہیں جانتے.........لہٰذا وہ کافر ہیں۔ تمام علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ خان صاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے، جو ایسا کہے وہ کافر ہے، مرتد ہے۔ (اشد العذاب)

(از: طفیل احمد مصباحی عفی عنہ)

☆☆☆☆

عقیدہ (٢٦)۔ختم نبوت نے بلا شبہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یا قیامت تک حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا دروازہ قطعاً بند کر دیا۔ اسے مسلمانوں کا ایک ایک بچہ جانتا ہے اور یہ نہ ہوگا مگر جب کہ کوئی دوسرا نبی ہونا ختم نبوت کا صریح منافی و مخالف ہو کہ منافی نہ ہو تو ختم نبوت سے اس کا ردو انکار کیوں کر صحیح ہوگا؟ تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ بعثت حضور اقدس کے بعد دوسرا نبی ہونا ضرور ختم نبوت کا منافی سمجھے اور بر تقدیرِ وقوع منافیِ شے کا باقی رہنا اور اس میں فرق نہ ماننا محال۔ کوئی عاقل تو عاقل کوئی پکا مجنون بھی نہ کہے گا۔

تو ثابت ہوا کہ ”جو کہے بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“ وہ یقیناً خاتمیت کے متواتر معنیٰ کو جو خود رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائے اور مسلمانوں میں ضروریات دین سے آئے، باطل کرتا اور اللہ و رسول کی مراد کو صاف بدلتا، رد کرتا ہے اور کھلا کافر مرتد ہے۔ نصِ قطعی کی جو مراد ضروریات دین سے ہو اس کا منکر ہونا اور اس کے خلاف جی سے گڑھنا ہی اس کے کافر ہونے کو بس ہے۔ اگرچہ اس کے مفاد کو کسی دوسری دلیل سے ثابت بھی مانے کہ ایک ضروری دینی کا وہ انکار کر چکا۔ آیت میں ختم زمانی باطل کر کے ختم زمانی کا قائل بننا اور اس کے منکر کو کافر کہنا ہی اس کا شیطانی مکر اور خود اپنے کفر پر فتویٰ ہوگا کہ ختم زمانی کا منکر تو انکار آیت ہی سے کافر ہوا تھا۔ جب آیت کے یہ معنیٰ ہی نہیں تو منکر کیوں کافر بنے گا۔ تاویل ملعون کہ آیت میں گڑھی احادیث میں کیا نہ ہو سکے گی۔ مسلمان جو ختم نبوت پر ایمان لائے ہیں انھیں آیت و احادیث کی بنا پر اور ان کے معنیٰ ختم زمانی سمجھ کر، جب ان کی یہ سمجھ باطل کر چکا تو ان کا دامن کس منہ سے پکڑے گا۔ بداہۃً ظاہر ہوا کہ ایسا شخص قطعاً کافر ہے اور ختم زمانی کا اقرار اس کا

محض مکر ابلیسی اور اس کے منکر کو کافر کہنا اس کا خود اقراری کفر ہے اور جو اس کی ان تسویلات (تاویل، حیلہ، مکروفریب) سے اسے مسلمان بنانا چاہتے ہیں (وہ) خود کافر ہیں۔ ائمہ دین فرماتے ہیں:

من شك فی عذابه وكفر ه فقد كفر.(١)

(١)-ایک ضروری وضاحت:

ائمہ کرام، فقہائے عظام اور علمائے ذوی الاحترام کی کتابوں میں ایمان و کفر سے متعلق ابحاث میں بالعموم یہ جملہ "من شك فی عذابه وكفر ه فقد كفر" دیکھنے اور پڑھنے کو ملتا ہے۔ اس جملہ کو لے کر بہت سے صلحِ کل افراد ائمہ وفقہا پر طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مولوی لوگ صرف کفر کا فتویٰ دیتے ہیں اور تکفیر مسلمین میں عجلت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان مولویوں کی باتوں میں نہیں آنا چاہیے اور بلا وجہ مسلمانوں کو کافر نہیں کہنا چاہیے۔ وغیرہ وغیرہ۔

مخالفینِ اہل سنت نے اس جملہ کو لے کر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کی شخصیت کو کچھ زیادہ ہی مجروح کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لیے اس جملے کی حقیقت پر غور کرنا ضروری ہے۔ راقم الحروف (محمد طفیل احمد مصباحی) اپنی ناقص معلومات کی حد تک عرض کرتا ہے کہ اس جملے میں "كفره" کی ضمیر کا مرجع "ضروریات دین کا منکر" ہے۔ اب اس جملے کا ترجمہ یا مطلب یہ ہوگا کہ "جو شخص ضروریات دین کے منکر کے عذاب اور کفر میں شک کرے، وہ کافر ہے"۔

ائمہ کرام وفقہائے عظام نے یہ فتویٰ اس لیے صادر فرمایا ہے کہ "مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر جاننا یہ بھی ضروریات دین میں سے ہے" قرآن کریم نے بہت سارے مقامات پر کافر کو کافر ہی کہا ہے۔ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے۔ اس لیے فقہائے کرام وائمہ اسلام نے یہ فتویٰ صادر فرمایا:

"من شك فی عذابه و كفره فقد كفر"

کہ جو ضروریاتِ دین کے منکر کے عذاب و کفر میں شک کرے، وہ کافر ہے۔

ضروریاتِ دین کے منکر کے بارے میں حضرت امام قاضی عیاض اندلسی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے